Scheme of Evaluation March 2023

Marks	Subject : Urdu (08)	QN No.
5x1=5		ا(الف)
1	(d) کا کی	1۔
1	(c) تازگی پسند	2۔
1	(d) فیچر	3۔
1	(a) غزل	4۔
1	(b) احمد نگر	5۔
5x1=5		(ب)
1	ایک	6۔
1	آواز	7۔
1	بہو	8۔
1	بیمار	9۔
1	گھی	10۔
5x1=5		(ج)
1	ارض وسما	11۔
1	غور وفکر	12۔
1	تخت وتاج	13۔
1	عیش وعشرت	14۔
1	دیر وحرم	15۔
5x1=5		(د)
1	پورنیا	16۔
1	وقت	17۔
1	عالمی گاؤں (Global Village)	18۔
1	اُردو والوں کی مساعی کا نتیجہ ہے	19۔
1	عظیم زبان کی ضرورت ہے	20۔

II (الف)	5x2=10

21۔ سارداد یوی کی مورتی کی بے حرمتی کے متعلق سن کرٹیپو نے خط کے جواب میں لکھا کہ جولوگ ایسے متبرک مقام کی بے حرمتی کرتے ہیں، انھیں اس دنیا میں اپنے بداعمالیوں کی سزا کسی شعر کے اس مفہوم کے مطابق مل جاتی ہے لوگ بداعمالیاں تو ہنس ہنس کر کرتے ہیں لیکن اس کے نتیجے انہیں رو رو کر بھگتنے پڑتے ہیں۔ 2

22۔ سوشیل میڈیا یعنی سماجی ذرائع ابلاغ سے مراد فیس بک (Face Book)، ٹیوٹر (Twitter) ، لنکڈ ان (Linked in) گوگل پلس (Google Plus)، مائی اسپیس (My Space) یوٹیوب (Youtube)، جیسے ویب سائٹس ہیں۔ 2

23۔ مضمون نگار نے عورت کی خوبصورتی کے لیے زیور تعلیم، زیور عصمت، اور زیور کردار کو ضروری قرار دیا ہے۔ 2

24۔ مختلف اصناف ادب میں فاروقی صاحب نے افسانہ نگاری اور شاعری کو اولیت دیتے ہوئے کہا ہے کہ حالات نے مجھے تنقید کے میدان میں زیادہ وقت صرف کرنے پر مجبور کردیا۔ ورنہ میں بہتر افسانہ نگار اور اچھا شاعر ہوں۔ 2

25۔ نئے زمانے نے اپنی چاندی شیشے کی ہتھیلی پر رکھ کر زمانے کو کھانے کی کرسی بھی پیش کی۔ اس کی آمد سے دسترخوان تو بڑھ گئے مگر دنیا میں یہ دھاک بیٹھ گئی کہ جب ہمارے پاس کھانے کی کرسیاں ہیں تو ان کرسیوں کے لئے کھانا بھی ہوگا۔ 2

26۔ اچھے ادیب کا کام یہ ہوتا ہے کہ الفاظ کی جن خصوصیات اور اسکے مزاج سے جو صحیح تصور اسکے ذہن میں آتا ہے اسے صحیح طور پر گرفت میں لے کر دوسروں تک پہنچادے اور زبان کو زندہ اور متحرک رکھے۔ 2

27۔ سفر کرنا میر صاحب کے خاندانی وضع کے خلاف تھا ان کے ابا نے کبھی محلے سے باہر قدم نہیں رکھا تھا اور ان کے دادا تو کبھی گھر سے باہر نہیں نکلے تھے۔ 2

(ب)	5x2=10

28۔ رسول عربیؐ کے غزوات سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ''موت تکمیلِ حیات کا دوسرا نام ہے'' 2

29۔ عورت کے نغمے جنت کے مچلتے آبشاروں میں اور اس کا نور قدرت کی بہاروں جلوہ زاروں میں نظر آتا ہے۔ 2

30۔ بکاؤلی گل چیں (تاج الملوک) کی تلاش میں دارالخلافت زین الملوک پہنچی۔ 2

31۔ شاعر نے نوجوانوں کے شباب کو دنیا کی امانت سے تعبیر کیا ہے۔ 2

32۔ شاعر نے جنگ کو مسئلہ اس لئے کہا ہے کہ جنگ جب ہوتی ہے تو آگ اور خون کا کھیل کھیلا جاتا ہے لوگ بھوکے مرتے ہیں اور احتجاج کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ 2

33۔ بچوں کا سینہ جب بھی خرخر کرتا تھا تو دادی ماں سب سے چھپا کر مصری دیتی تھی۔ 2

34۔ سروگنیہ نے اچھی صحبت کے لیے یہ نصیحت کی ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت اگر دولت دے کر بھی ملے تو اُسے حاصل کر لینا چاہئیے، اور بُروں کی سنگت پیسہ دے کر چھوڑی جا سکتی ہے تو چھوڑ دینا چاہئیے۔ 2

III (الف) 3x4=12

35۔ مضمون نگار نے کئی مثالوں کے ذریعے یہ بات ثابت کی ہے کہ ٹیپو نے ہندوؤں کو پوجا پاٹ کی مکمل آزادی دی تھی مثلاً سری رنگا ناتھ کا مندر سری رنگا پٹم کے قلعے میں محل سے بہت نزدیک ہے، ٹیپو روزانہ اس مندر کے گھنٹوں کی آوازیں اور برہمن پوجاریوں کے بھجن سنا کرتے تھے۔ لیکن کبھی انہوں نے اس میں کسی طرح کی روکاوٹ نہیں ڈالی محل ہی کے قریب نرسمہا اور گنگا دھریشورا کے دو اور مندر ہیں یہاں بھی ہر وقت پوجا پاٹ ہوتی رہتی تھی۔ ان مندروں کو اور مندر میں پوجا کرنے والے پوجاریوں کو ٹیپو نے نقد رقمیں دی ہیں۔ ایک سند کے مطابق ٹیپو نے حکم دیا تھا کہ وینکٹا چلپلی مندر میں پوجو پاٹ جاری رکھا جائے اور انجنیا سوامی کے مندر میں بھی پوجا کا سلسلہ جو رک گیا تھا اسے دوبارہ شروع کرایا۔ 1780 میں حیدر علی نے کانجی ورم میں اس نے گوپور مندر کی بنیاد رکھی تھی، لیکن وہ اسے مکمل نہیں کر سکا تھا تیسری اینگلو میسور جنگ کے زمانے جب ٹیپو وہاں گئے تو اس مندر کی تکمیل کے لئے دس ہزار رہن کا عطیہ دیا اور یہاں کے رتھ کے تہوار میں حصہ لے کر جو آتش بازیاں چھوڑی گئی اس کے اخراجات بھی برداشت کئے۔ 4

36۔ رات کو روپا نے نیند سے جاگ کر دیکھا کہ لاڈلی بستر پر نہیں ہے سوچا کہ نیچے گر گئی ہوگی لیکن لاڈلی تلاش کرنے پر وہاں نہیں ملی تو روپا اُٹھ کر لاڈلی کو تلاش کرتے کرتے وہاں پہنچی جہاں جھوٹے برتن پڑے ہوئے تھے۔ کیا دیکھتی ہے کہ لاڈلی اُن برتنوں کے پاس چپ چاپ کھڑی ہوئی ہے اور بوڑھی کاکی اُن جھوٹے برتنوں سے پوریوں کے ٹکڑے چن چن کر کھا رہی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر روپا کا کلیجہ سن ہوگیا۔ کسی گائے کے گردن پر چھری چلتے دیکھ کر اُس کی جو حالت ہوتی تھی ویسا ہی اُسے محسوس ہوا۔ اُس کی کاکی یعنی بوڑھی کاکی پوریوں کی چند لقموں کے لئے اتنی گری ہوئی حرکت کر رہی ہے یہ وہ نظارہ تھا جسے دیکھنے والوں کا دل کانپ اُٹھے روپا کو ایسا لگا کہ زمین تیزی سے گھوم رہی ہے آسمان چکر کھا رہا ہے روپا کو غصہ نہ آیا اور خوف سے اُس کی آنکھیں بھر آئی روپا نے یہ منظر دیکھ کر توبہ کی اور کہا کہ پرماتما مجھ پر رحم کرنا مجھے سزا مت دینا ہمارا ستیاناس ہو جائے گا۔ 4

37۔ وقت کی قدر و قیمت انسان سے یہ چاہتی ہے کہ ہم خواب و خوار اپنے او پر حرام کر کے رات دن کتابیں پڑھنے میں گذار دیں اس لیے کہ آج فراغت کا وقت میسر ہے اگلا وقت کس کو معلوم، کون جانے تندرستی رہے یا نہ رہے زمانہ فرصت دے یا نہ دے۔ اس فراغت کے وقت کو غنیمت جان کر دن رات پڑھنے میں گذار دیں۔ لیکن انسان کی طبعیت کو خدا نے تازگی پسند بنایا ہے وہ ایک ہی کام مسلسل نہیں کر سکتا طبعیت اکتانے لگتی ہے اس لیے مطالعہ کتاب کے شغل کو ایسے اعتدال کے ساتھ جاری رکھنا چاہیے کہ تندرستی کو خلل نہ پہنچے اور ہر دن کچھ نہ کچھ حاصلکرنے کی کوشش کرے اگر معلوم ہو کے آج ہم نے کچھ نہیں سیکھا تو سمجھو کہ آج کا دن بیکار ہو گیا اور اس نقصان کی تلافی اپنے ذمے لازم سمجھ لو۔ وقت کی قدر کر کے جو سیکھ سکو سیکھ لو۔ 4

38۔ علی گڑھ سے نکالے جانے کے بعد منٹو اپنے گھر امرت سر چلا گیا۔ گھر والے بھی اُسکے باغیانہ روئے اور خیالات سے نالاں تھے۔ اسلئے اُن سے بھی بگاڑ ہو گیا۔ امرت سر میں اپنے چند ہم خیال دوستوں کے ساتھ اُس نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ 4

39۔ میر صاحب جو کبھی سفر پر نہیں گئے تھے صرف ایک دن کے سفر کے لئے کل بتیس چیزیں رکھوائیں جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ کپڑوں کے دو بکس، لوٹے، طشت، بیسن دانی، صابن دانی، منجن دانی، تولیے، چائے کہ لیے پتیلی، گلاس، تھالیاں، انگیٹھی، کوئلوں کا تھیلا، چائے کے تمام برتن، تاش کی گڈی، چوسر، شطرنج، بٹیروں کا بک۔ وغیرہ۔ 4

(ب) 2x2=4

40۔ ''کاکی اُٹھو میں پوریاں لائی ہوں'' 2

یہ جملہ پریم چند کے افسانے بوڑھے کی سے لیا گیا ہے بدھ رام کے گھر میں اُس کے بڑے لڑکے سکھ رام کے تلک کا جشن تھا سارے مہمان آئے ہوئے تھے کاکی بھوک کو برداشت نہ کر سکی اور دو بار کھانے کے لئے باہر مہمانوں کے درمیان گئی لیکن دونوں بار روپا اور بدھ رام نے کاکی کو شرمندہ کر کے کوٹھری میں بند کر دیا یہ بات لاڈلی کو بری لگی اُس نے اپنے حصے کی پوریاں نہ کھا کر گڑیوں کی پٹاری میں رکھ دی جب سارے لوگ سو گئے تو کاکی کے کمرے کے پاس جا کر آواز دیتے ہوئے یہ جملہ کہا کہ

''کاکی اُٹھو میں پوریاں لائی ہوں''

41۔ ''دیکھو منٹو میں تمہیں اپنے بیٹے کے برابر سمجھتا ہوں'' 2

یہ جملہ شاہد احمد دہلوی کے لکھے خاکہ 'منٹو' سے لیا گیا ہے۔ دلی ریڈیو اسٹیشن میں احمد شاہ بخاری اور منٹو کے ساتھ ساتھ بہت سے ادیب و شاعر ملازمت کرتے تھے احمد شاہ بخاری نے ایک بار بڑے سرپستانہ انداز میں منٹو سے یہ جملہ کہا کہ

''دیکھو منٹو میں تمہیں اپنے بیٹے کے برابر سمجھتا ہوں''

منٹو نے جواب میں جھلا کر کہ کہتا تھا کہ ''مگر میں آپ کو اپنا باپ نہیں سمجھتا''

42۔ ''کلمہ پڑھ کر سو جاؤ'' 2

یہ جملہ ابراہیم جلیس کے طنزومزاحیہ مضمون زیور کا چکر سے لیا گیا ہے عائشہ رات کو کان میں سونے کے زیور پہن کر سوئی تھی ایک چور گھر میں گھسہ اور عائشہ کا کان کاٹ کر فرار ہو گیا۔ عائشہ چلائی تو شوہر نیند سے جاگا اور یہ سوچا کہ عائشہ نے کوئی ڈراونہ خواب دیکھا ہو اس لئے اُس نے عائشہ سے یہ جملہ کہا کہ۔

''کلمہ پڑھ کر سو جاؤ''

43۔ ''یہی کہ بلی راستہ کاٹ گی اور ملازم کو چھینک آ گئی''۔ 2

یہ جملہ شوکت تھانوی کے لکھے ڈرامے خُدا حافظ سے لیا گیا ہے۔ یہ جملہ میر صاحب نے اپنے دوست شیخ صاحب سے اُس وقت کہا جب سفر کے لئے نکلے تو ملازم کو چھینک آ گئی۔ اور بلی راستہ کاٹ گئی۔ میر صاحب نے اپنے سفر کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور اُن سے کہا کہ حاکم کو تار دیدیا جائے۔ جب شیخ صاحب نے تار دینے کا سبب پوچھا تو جواب میں میر صاحب نے یہ جملہ کہا کہ

''یہی کہ بلی راستہ کاٹ گی اور ملازم کو چھینک آ گئی''۔

IV(الف) 1x5=5

44۔ سورۂ فاتحہ (سیماؔب اکبرآبادی) 5

i سیماؔب اکبرآبادی کی نظم سورۂ فاتحہ ''سورۂ فاتحہ'' کا منظوم ترجمہ ہے۔ سیماؔب نے ''وحئ منظوم'' کے عنوان سے قرآن مجید کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ یہ نظم اُسی کا ایک حصہّ ہے۔ جسے نظم معریٰ کی ہیت میں لکھا گیا ہے۔ سیماؔب کی وفات کے بعد ان کے فرزند نے 1981 میں اسے کراچی سے شائع کیا تھا۔ اس نظم کی خوبی یہ ہے کہ اس میں زبان آسان ہے وزن اور بحر کے نقاضے کے تحت استعمال کئے گئے زائد الفاظ کو قوسین میں رکھا گیا ہے۔ نظم کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت رحم کرنے والا اور بہت ہی زیادہ مہربان ہے جتنی تعریفیں ہیں سب اللہ ہی کے لیے ہیں کیونکہ وہی سارے جہانوں کا رب ہے انصاف کے دن کا مالک ہے۔ اس لیے اے پرورد گار ہم سب تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہمیں سیدھے راستے پر چلا اُن کے راستے پر جن پر تو نے اپنا کرم اور انعام نازل کیا۔ اے اللہ ہمیں ان کے راستے پر مت چلا جو تیرے بتائے ہوئے راستے سے بھٹک گئے اور تیرے غضب اور کہر کا شکار ہو گئے۔

5 **اے شریف انسانو (ساحر لدھیانوی)** ii

نظم ''اے شریف انسانو'' ساحر کی مشہور نظموں میں سے ایک ہے۔ اس نظم میں ساحر نے ہندو و پاک کی 1971 میں ہوئی جنگ کا دردناک حال بیان کیا ہے۔ اس نظم کا بنیادی موضوع جنگ و امن ہے۔ اس میں ساحر نے جنگ کے مقابلے میں امن کو اہمیت دی ہے۔ ساحر نے اس نظم میں یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ انسانوں کا خون بہانے والی جنگوں کے بجائے۔ وحشت، بربریت، غلامی اور افلاس کے خلاف ایسی جنگوں کا اہتمام کرنا چاہئیے کہ دنیا میں چین و امن اور خوش حالی آباد رہے۔

نظم ''اے شریف انسانو گیارہ بندوں پر مشتمل طویل نظم ہے جیسے ساحر نے دو حصوں میں تقسیم کیا ہے ایک حصّے میں جنگ سے ہونے والے نقصانات کا ذکر ہے اور دوسرے حصّے میں شریف انسانوں سے ساحر مخاطب ہیں۔

پہلے حصّے میں شاعر جنگ کا حال بتاتے ہوئے کہتا ہے کہ جنگ میں خون چاہے اپنا بہے یا غیر کا نسل آدم ہی کا خون ہے۔ جنگ دُنیا کے کسی بھی حصّے میں ہوتی ہے تو دُنیا کا امن خطرے میں پڑھ جاتا ہے۔ بم کے گرنے سے دنیا کی ترقی کا سلسلہ رک جاتا ہے۔ کھیت جلتے ہیں تو انسان بھوکے مرتے ہیں۔ فصل اگانے والی زمین پر بارود کے ٹینک چلتے ہیں تو زمین بانجھ ہو جاتی ہے۔ جنگ میں ہار ہو یا جیت انسانوں کی لاشوں کے سوا کبھی ہاتھ نہیں آتا۔ جنگ کبھی مسئلوں کو حل نہیں کرتی بلکہ مسئلوں کو جنم دیتی ہے۔ نظم کے دوسرے حصّے میں ساحر شریف انسانوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ جنگوں کو ٹال کر ہر ایک کے گھر میں خوشی کے دیپ جلائے جائیں تو بہتر ہے۔ اپنے آپ کو بڑا ثابت کرنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنے کے لیے خون بہانا ضروری نہیں اپنے گھر کو روشن کرنے کے لیے دوسروں کے گھروں کو جلانا سمجھداری نہیں ہے اگر جنگ کرنا ہی ہے تو ایسی جنگوں کا اہتمام کیا جائے جس سے دنیا میں پھیلی بربریت، وحشت، نفرت، غلامی اور غریبی دور ہو جائے۔ جنگ کا فلسفہ ختم ہو جائے اور دنیا میں چین و امن ہو جائے ہر طرف خوش حالی ہو۔

5 **امن نامہ** iii

اس مثنوی میں شاعر مادر وطن پر ناز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہندوستان کی ہر چیز جیسے بہار، پہاڑوں، ندی نالوں، میدانوں، کھیتوں وادیوں شہر، بیابان، جنگل، گھاٹ دشت اور دمن ہر چیز سے ہمیں پیار ہے۔

اگر انکی طرف کوئی بری نظر اٹھا کر دیکھے تو اس کی آنکھیں ہم نکال لینے کے لئے تیار ہیں ' ہمالہ کی اونچایاں، گنگوتری کی پاکیزگی، گنگ و جمن کے زلف اور سنگم وطن کی چاندنی اور دھوت، بنارس کی حسین صبح اور اودھ کی رنگین شام اجنتا کے بت، راتوں کی چاندنی، وادیاں اور جنگل سب سلامت رہیں، دیوالی کے دیوں کی قطار جگمگاتی اور روشنی بھکیرتی رہے عید کا ہلال مسکراتا رہے ہر قوم و مذہب میں یگانگی اور الفت قائم رہے ہم بھائی بھائی بن کر رہیں اور اپنے ہم وطن بھائیوں پر فخر محسوس کریں، یہاں کی تہذیب زبان اور ہیر رانجھا گیت سلامت رہیں اور ہر طرف امن قائم رہے۔

(ب) 5x2=10

45۔ وؔلی اس شعر میں کامیاب زندگی کی حقیقت سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح ایک روزہ دار رمضان کے تیس دن سختی سے کاٹتا ہے اور عید کا چاند دیکھ کر خوشی حاصل کرتا ہے۔ اُسی طرح انسان جب پریشانیوں کا سامنہ کرتا ہے تو اسے خوش حال زندگی نصیب ہوتی ہے۔ 2

46۔ شاعر اس شعر میں صنعت مبالغہ کا استعمال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ جب ہم رونے پہ آجائیں گے تو ایسے روئنگے کہ دریا ہی بہہ نکلے گا اور لوگ پریشان ہوکر ہم سے رونے کا سبب پوچھیں گے تو ہم بتادیں گے کہ تم نے ہمیں اس قدر آنسوں بہانے پر مجبور کردیا ہے۔ ہم اوروں کی طرح گھٹ گھٹ کر رونے والے نہیں ہیں۔ 2

47۔ فاؔنی اس شعر میں اپنی ناکام قسمت کا گلہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میرے دل پر محرومیوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ اور وہ کسی نئی اُمید کو دل میں آنے نہیں دیتے۔ اس لئے اے نئی اُمید اگر تو میرے دل میں آنا چاہتی ہے تو اپنے قدم آہستہ رکھ کر دل میں داخل ہو کہ محرومیوں کو پتہ نہ چلے۔ ورنہ وہ تجھے بھی اپنی آغوش میں لے لے گی۔ 2

48۔ مطلع میں اصغؔر کہتے ہیں کہ زمانے کے غموں کو کم کرنے کی سب سے آسان ترکیب میں نے یہ نکالی ہے کہ جو بھی غم دنیا سے ملتا ہے میں اُسے غم جاناں میں شامل کرلیتا ہوں محبوب کے غم میں جب دنیا کا غم شامل ہوجاتا ہے تو اُس کی اہمیت باقی نہیں رہتی کیونکہ غم جاناں وغم ہے جس سے بڑھ کر کوئی غم نہیں۔ 2

49۔ فراؔق اس مطلع میں کہتے ہیں کہ وہ اپنے محبوب کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں اور صرف اس کے قدموں کی آہٹ سے اُسے پہچان لیتے ہیں۔ 2

50۔ احمد فراؔز اس شعر میں صنعت مبالغہ کا استعمال کرتے ہوئے محبوب کی خوبصورتی کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ پھول کے جیسا نازک اور خوبصورت ہے دن میں تتلیاں اسے دیکھتی ہیں تو پھول سمجھ کر اُس کے اردگرد گھومتی ہیں۔ اور اُس کا چہرہ اتنا روشن ہے کہ جب وہ رات کو نکلتا ہے تو جگنو ٹھہر کر اُسے دیکھتے ہیں کہ ہم سے روشن یہ کون آگیا ہے۔ 2

51۔ حسنی سروؔر اس شعر میں اپنوں کی بے وفائی کا ذکر کرتے ہوئے کہتی ہے کہ ویسے تو یہ بات ذرا سی معلوم ہوتی ہے لیکن یہ وہ بڑا صدمہ ہے جو مجھے اپنی زندگی میں ملا ہے۔ مجھے خود میرے اپنوں نے اُس وقت تباہ و برباد کردیا جب میں زندگی سے لڑتے ہوئے دنیا کو جیتنے کے بہت قریب تھی۔ 2

(ج) 1x4=4

52۔ عدؔم اس قطعہ میں سلیقے سے بات کرنے کے فائدے بتاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جو شخص بات چیت کا ہنر جانتا ہے وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کو جوڑ سکتا ہے۔ انسان اگر عقل سے کام لے اور خوشی سے بولے تو دنیا کا بڑے سے بڑا مسئلہ آسانی سے حل ہوسکتا ہے۔ 4

53۔ شادؔ اس قطعہ میں دُنیا کی حقیقت سمجھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ دیکھنے میں دُنیا بہت حسین لگتی ہے مگر یہ دُنیا بڑی ظالم اور بے وفا ہے۔ یہاں بسنے والے انسان ہمیشہ مکاری، حسد، نفرت سے ایک دوسرے کو نقصان پہنچاتے رہتے ہیں اور انسان ہزار بار اس بے وفا دنیا سے دھوکہ کھانے کے بعد بھی اس کی چاہت کو دل سے دور نہیں کرتا۔ 4

(د) 1x2=2

54۔ i کوہِ طور: تلمیح کا لفظ ہے 2

موسیٰ علیہ سلام نے کوہ طور پر جا کر اللہ کو دیکھنے کی ضد کی تھی اللہ کی تجلی سے کوہ طور جل کر سرمہ ہو گیا تھا اُس واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

ii قتلِ حسین، کربلا : تلمیح کے الفاظ ہیں

حضرت امام حسین نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کربلا میں جامِ شہادت پیا تھا اُس واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ 2

V 4x1=4

55۔ املا قواعد اور جملہ سازی کو دیکھتے ہوئے نمبرات دیں۔ 4

56۔ i۔ جو کام سیدھے طریقے سے ہوسکتا ہے اُسے بغیر کسی اضافی حوالے کے کرلیا جائے۔

ii۔ کام بھی ہو جائے نقصان بھی نہ ہو۔ 2

iii۔ صبر سے کیا گیا کام اچھا ہوتا ہے۔

57۔ i۔ احمد سدا خوش رہتا ہے۔ 2

ii۔ اُردو ہماری مادری زبان ہے۔

58۔ i۔ شاعر شعر میں متضاد الفاظ کا استعمال کرتا ہے تو اُسے صنعت تضاد کہتے ہیں مثلاً 2

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

صبح اور شام متضاد الفاظ ہیں

ii۔ شاعر اس شعر میں جان بوجھ کر انجان بنے اُسے تجاہل عارفانہ کہتے ہیں مثلاً

پوچھتے ہیں وہ کہ غالبؔ کون ہے 2
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

5 | 59۔ منجانب: اعجاز شیخ

رسول پور، بیجاپور

بخدمت: مونسپل کمیشنر

سٹی مونسپل کارپوریشن، بیجاپور

مقدمہ: رسول پور محلے میں مناسب صفائی کی درخواست

مونسپل کمیشنر صاحب جیسا کہ مقدمہ میں بتایا گیا ہے۔ رسول پور محلے میں پچھلے کئی دنوں سے صفائی کا مناسب انتظام نہیں ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے محلے میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر لگ گئے ہیں۔ نالیوں میں کچرا جمع ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے محلے بھر میں بدبو پھیل گئی ہے گھر سے نکلنا اور راہ چلنا دشوار ہوگیا ہے۔ یہ بھی اندیشہ ہے کہ اس گندگی کہ وجہ سے بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔ جلد از جلد محلے میں صفائی کا انتظام کرکے شکریہ کا موقع دیں۔ اگر صفائی کا انتظام جلد نہ ہوسکا تو محلے والے آپ کے دفتر کے سامنے احتجاج بھی کرسکتے ہیں۔

تاریخ: 15-03-2023 — آپ کا خیر خواہ

مقام: بیجاپور — اعجاز شیخ

60۔

4 | i۔ ڈاکٹر عبدالکلام کا پورا نام ابوالفقی زین العابدین عبدالکلام ہے۔

ii۔ بھرم موس، اگنی، ترشول، پرتھوی، آکاش کے تجربے کئے۔

iii۔ 2002

iv۔ پرواز

61۔

i. India is Democratic country

4 | ii. Moulana Abulkalam Azad was the First Education Minister of India

iii. A good Book is a best friends

iv. Tipu Sultan is called as Tiger of Mysore